فاطمہ جناح کی نظر میں قائداعظمؒ کی شخصیت

نائلہ ارم

Naila Iram

Assistant Professor,

Govt. Girls Degree College, Sargodha Road, Faisalabad.

Abstract::

Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah is in those great leaders about whom so many books have been written. Fatima Jinnah being sister of Muhammad Ali Jinnah was that personality who spent most time of her life with Quaid-e-Azam. Her observations and association with her brother are remarkable document. She has also written a unique book named "Mera Bhai" about the character of her brother. She devoted her life for the service her great brother. This article throws light on the various and dignified qualities of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah's character by her sister Fatima Jinnah.

دنیا کی تاریخ میں اگر چند مثالیں ایسی ملتی ہوں جہاں ایک بہن نے اپنے بھائی کی خدمت گزاری اور سیاسی وسماجی معاملات میں اس کی معاونت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا ہو تو ان مثالوں میں سرِ فہرست مثال محترمہ فاطمہ جناح کی ہوگی جس نے بچپن سے لے کر بھائی کی وفات تک اُن کا ساتھ دیا۔ ۲۰ فروری ۱۹۲۹ء جب محمد علی جناح کی بیگم رتن بھائی کا انتقال ہوا تو فاطمہ جناح نے اپنا ڈیپارٹمنٹل کلینک فوری طور پر بند کر دیا اور اپنے آپ کو قائداعظم کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ جب قائداعظم ذہنی طور پر پریشان ہوتے تو فاطمہ جناح اُن کی ڈھارس بندھاتیں اور قائداعظم ان سے سیاسی مسائل پر مشورہ بھی کرتے کیوں کہ قائداعظم سے بہت سی سیاسی شخصیات گھر پر ملاقات کے لیے آتیں تو فاطمہ جناح کو بھی مختلف موضوعات پر بات چیت کا موقع ملتا رہتا تھا۔ قائداعظم بہت سے اجلاسوں میں انھیں ساتھ لے جاتے۔ اگر ساتھ نہ لے جاتے تو واپسی پر اجلاس کی کارروائی فاطمہ جناح کو بھی بتا دیتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ فاطمہ جناح کی معاونت اور ساتھ سے قائداعظم کو اپنی سیاسی سرگرمیوں کو دل جمعی سے جاری رکھنے کا بھرپور موقع ملا:

''قائداعظم اپنی شریکِ حیات کے بعد ذہنی طور پر پریشان تھے لیکن فاطمہ جناح نے اس انداز سے گھر کو سنبھالا کہ آگے جا کر وہی قائد اعظم بانیِ پاکستان کہلائے کیوں کہ قائداعظم نے بہن فاطمہ جناح کے ساتھ مل کر اپنی سیاسی سرگرمیوں کو اتنا تیز کیا کہ انگریز کو تقسیمِ ہند کا فیصلہ کرنا پڑا۔''(۱)

محترمہ فاطمہ جناح اپنے عظیم بھائی کے بلند حوصلوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں جب میں دیکھتی کہ ان کی صحت بدستور خراب ہوتی جا رہی ہے، میں انھیں مشورہ دیتی کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور آرام کریں مگر وہ مجھے کہتے:

''کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ کسی جنرل نے چھٹی کی ہو جب اس کی فوج میدانِ جنگ میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہو۔۔۔۔فردِ واحد کی صحت کیا حیثیت رکھتی ہے جب کہ میں ہندوستان میں دس کروڑ مسلمانوں کی بقا کے بارے میں پریشان ہوں۔۔۔۔''(۲)

خود قائداعظمؒ کو اپنی بہن فاطمہ جناح پر اس قدر اعتماد تھا کہ بہت سے اہم مسودات کو فاطمہ جناح کے سامنے سنتے۔اسی لیے کشمیری رہنما چودھری غلام عباس نے محترمہ فاطمہ جناح کو قائداعظم کا دایاں بازو بھی قرار دیا ہے۔قائداعظمؒ اکثر کہا کرتے تھے:

''میں ہر ایک اہم بیان دینے سے پہلے اسے جنرل کونسل (اپنی بہن) کو دکھالیا کرتا ہوں۔فاطمہ جناح میری اچھی مشیر بھی ہیں اور دوست بھی۔''(۳)

فاطمہ جناح نے اپنے بھائی کے ساتھ جو عرصہ گزارا ہے اس دوران میں جن اوصاف اور جرأت مندانہ اقدام کو دیکھا انھیں بیان بھی کیا ہے۔قائداعظمؒ سخت بیمار تھے اور اُن کا وزن آخری عمر میں کم ہو رہا تھا مگر انھوں نے ہمیشہ اپنی بیماری کو چھپائے رکھا اور اپنے ڈاکٹروں کو بھی یہی تلقین کی:

''ناتواں جسم اور ٹی بی کے مریض ہونے کے باوجود جس طرح انھوں نے انگریزوں، ہندوؤں اور دیگر مخالفین سے اپنی بیماری چھپائی اور آزادی کی جنگ لڑی وہ ایک محیر العقول واقعہ ہے۔''(۴)

قائدِ اعظمؒ نے والدہ اور پھر والد کی وفات کے بعد جس طرح فاطمہ جناح کا خیال رکھا اس شفقتِ پدری کو زندگی بھر نہ بھُلا سکیں جو انھیں بھائی کی صورت میں میسر رہی۔قائداعظمؒ نے اُن کی تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری خود لے لی۔فاطمہ جناحؒ نے قائدِ اعظمؒ کی ذمہ دارانہ صلاحیت کا یوں اعتراف کیا:

''جب میں آٹھ برس کی تھی تو قائدِ اعظم نے میری تعلیم و تربیت کا
فرض اپنے ذمے لیا۔ اس زمانے میں کسی مسلمان لڑکی کو انگریزی
تعلیم دلانا آسان کام نہ تھا مگر قائداعظم نے بڑی جرأت کے ساتھ
یہ قدم اٹھایا۔''(۵)

قائداعظمؒ دردِ دل رکھنے والے مدبر سیاست دان تھے۔ وہ اپنی گھریلو زندگی میں بھی ہشاش بشاش رہتے تھے۔ جہاں تک کہ ہنسی مذاق والی باتیں کرتے اور بہت دیر تک ہنساتے رہتے تھے۔ اپنے والدین سے بہت زیادہ محبت تھی۔ والدہ اور والد کی وفات سے بہت عرصہ تک غمگین رہے۔ انھیں اپنی قوم سے بھی بہت زیادہ محبت تھی۔ فاطمہ جناح اس بابت بیان کرتی ہیں:

''جب گورنر جنرل مقرر ہوئے تو اُن کے کھانے کی میز پر کبھی دو
سے زیادہ کھانے نظر نہیں آئے ، وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ جب
میرے ہزاروں ہم وطنوں کو ایک وقت کا کھانا میسر نہیں تو پھر مجھے
طرح طرح کے کھانے پکوانا کب زیب دیتا ہے۔''(۶)

فاطمہ جناح اپنے بھائی کا ہر ممکن خیال رکھتیں۔ ان کی بیماری سے متعلق پریشان رہتیں اور انھیں مشورے بھی دیتیں کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ مگر وہ اپنے بھائی کی جرأت مندی اور اعلیٰ حوصلگی سے بخوبی واقف تھیں۔ ایک بار جب ۱۹۴۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۸ویں اجلاس میں شرکت کرنے کے لیے بھائی کے ساتھ بمبئی سے مدراس جا رہی تھیں تو محمد علی جناح اپنی سیٹ سے اُٹھ کر واش روم کی طرف جانے لگے تو چکرا کر ٹرین کے چوبی فرش پر گر پڑے۔ فاطمہ جناح دوڑ کر آئیں اور قائد اعظمؒ کو سہارا دے کر اُٹھایا اور کہا کہ ''بھائی جان اپنی صحت کا خیال کیجیے''، اور ساتھ ہی اپنے بھائی کی حوصلہ مندی کو بیان بھی کیا۔ جب قائداعظم نے جواب دیا:

''فاطی! اطمینان رکھو۔ مجھے کچھ نہیں ہوا۔ بس ذرا سی تھکن اور
کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔''(۷)

حافظ بشیر احمد غازی آبادی قائداعظم کی نگہداشت اور ضرورتوں کے خیال سے متعلق فاطمہ جناح کی بےلوث خدمات کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں:

''وہ ایک شفیق بہن کی حیثیت سے محمد علی جناح کی دیکھ بھال اس
طرح کرتی تھیں جو عام ماؤں کے بس کی بات بھی نہیں ہے۔
کھانے، ٹہلنے، لکھنے، پڑھنے، لوگوں سے ملنے جلنے، غرض یہ کہ قائد
کے معمولاتِ زندگی کا ایسا نظام الاوقات انھوں نے ترتیب دیا تھا
کہ جس کی پابندی سے بعض اوقات بھائی بھی بہت ہر نرم الفاظ میں

احتجاج کرتے تھے۔۔۔۔"(۸)

قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کے وقت جو لوگ وہاں موجود تھے ان میں ڈاکٹر مشری، ڈاکٹر ریاض علی شاہ، ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش، محترمہ فاطمہ جناح اور نرس ڈنہم شامل تھے۔ فاطمہ جناح نے اُن کے آخری لمحات سے متعلق لکھا ہے کہ قائداعظم نے انھیں سر اور آنکھوں کے اشارے سے قریب بلایا اور بہت آہستہ آہستہ آواز میں کہا:

"فاطی۔۔۔۔خدا حافظ۔

لا الہ الا اللہ۔۔۔۔محمد۔۔۔۔الرسول اللہ۔"(۹)

یہ حقیقت واضح ہے کہ جس طرح محترمہ فاطمہ جناح نے اپنے بھائی کی معاونت کی اور ان کا زندگی کے ہر مرحلے میں ساتھ دیا، یہ بات اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہے۔ فاطمہ جناح کی ہمدردیوں اور سماجی وسیاسی زندگی میں اپنے بھائی کے ساتھ بھرپور تعاون نے قائداعظم محمد علی جناح کے کردار میں مزید پختگی پیدا کی جس کی وجہ سے قائداعظم سماجی اور سیاسی محاذ پر اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی بدولت پاکستان کے قیام کا خواب شرمندۂ تعبیر کرنے میں کامیاب ہوئے۔

حوالہ جات

۱۔ شاکر حسین شاکر، مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناحؒ، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص:

۲۔ ایضاً، ص:۴۳

۳۔ آغا اشرف، مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناحؒ، لاہور: خزینہ علم وادب، ۲۰۰۳ء، ص:۲۲

۴۔ ایم۔اے صوفی، پروفیسر، مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناحؒ، حیات وافکار، لاہور: علم وعرفان پبلشرز، ۲۰۰۳ء، ص:۱۶۲

۵۔ ایضاً، ص:۱۶۹

۶۔ ایضاً، ص:۱۲۰

۷۔ خالد پرویز، پروفیسر، محترمہ فاطمہ جناح، چراغِ مہر ووفا، لاہور: بیکن بکس، ۲۰۰۳ء، ص:۱۲۳

۸۔ ایضاً، ص:۵۷

۹۔ وقار اصغر پیروز، پیری میں بھی جواں ہے، محمد علی جناح، لاہور: مشتاق بک کارنر، ۲۰۰۳ء، ص:۲۰۷

☆......☆......☆